ATLAS LAW FIRM
EXPERIENCE. DEDICATION. RESULTS.
• PERSONAL INJURY
• CRIMINAL DEFENSE
• FAMILY LAW
• BUSINESS LAW
9885106759 | www.AtlasLawFirm.com

روزنامہ وفادار ہندوستان حیدرآباد
HINDUSTAN URDU DAILY Hyderabad - TG
Editor In Chief : M.M. Ali Khan
R. N. I. No. 62210/95

ATLAS BUILDERS & DEVELOPERS
RESIDENTIAL • COMMERCIAL • APARTMENTS • VILLAS
QUALITY CONSTRUCTION | RELIABLE SERVICE
8686341694 | www.AtlasBuilders.com

جلد(2) شمارہ (259) 22 اکتوبر 2026 ۱۴۴۷ھ قیمت(1:روپے) صفحات(08) Thursday 22 October 2026

ایچ پی پی سی اور ایچ پی ڈبلیو پی سی کے اجلاس میں مختلف محکموں کے خریداری اور ترقیاتی منصوبوں کی منظوری



چنڈی گڑھ 20 اکتوبر 2026ء (ایجنسی)، ہریانہ کے وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی کی صدارت میں ہفتے کے روز چنڈی گڑھ میں واقع ہریانہ لوک بھون میں ہائی پاور پراجیکٹ کمیٹی (HPPC) اور ہائی پاور ورکس پراجیکٹ کمیٹی (HPWPC) کا اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں ریاست کے مختلف محکموں کی جانب سے پیش کیے گئے خریداری تجاویز اور ترقیاتی کاموں سے متعلق متعدد تجاویز کو منظوری دی گئی۔ ان فیصلوں کا بنیادی مقصد ریاست میں بنیادی ڈھانچے کو مزید مضبوط بنانا، عوامی سہولیات کو بہتر بنانا اور ترقیاتی منصوبوں کو تیزی سے مکمل کرنا ہے۔ اجلاس میں بجلی کی فراہمی، پانی کی دستیابی، سیوریج نظام، سڑکوں کی بہتری، تعلیمی اداروں کی تعمیر، ماحولیاتی تحفظ اور دیگر اہم شعبوں سے متعلق منصوبوں پر غور کیا گیا۔ ان منصوبوں پر مکمل درآمد سے شہریوں کو بنیادی سہولیات کی فراہمی میں بہتری آنے اور مختلف سرکاری خدمات کو زیادہ مؤثر بنانے میں مدد ملنے کی توقع ہے۔ وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی کی صدارت میں منعقدہ اس اجلاس میں ہریانہ حکومت کے متعدد وزراء اور اعلیٰ افسران نے شرکت کی۔ ان میں وزیر ٹرانسپورٹ، انفراسٹرکچر و وزیر تعلیم مہیپال ڈھانڈا، وزیر زراعت و کسان بہبود شیام سنگھ رانا شامل تھے۔ اس کے علاوہ وزیر داخلی کے چیف پرنسپل سیکرٹری راکیش کھرب، ٹاؤن پلاننگ کے ڈائریکٹر وممبر پلاننگ کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری ستیش چندر، راج پال، وزیر اعلیٰ کے ایڈیشنل پرنسپل سیکرٹری (ڈیولپمنٹ) اور متعلقہ محکموں کے سینئر افسران بھی اجلاس میں موجود تھے۔ اجلاس کے دوران مختلف محکموں کی جانب سے پیش کردہ تجاویز کا جائزہ لیا گیا اور عوامی مفاد، ترقیاتی ضروریات اور بنیادی سہولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے متعدد منصوبوں کو منظوری دی گئی۔ اجلاس میں ٹرانسپورٹ، بجلی، تعلیم، ماحولیات، تعاون، شہری ترقی، صحت عامہ کی انجینئرنگ، تعمیرات عامہ اور آب پاشی و آبی وسائل سمیت مختلف محکموں کی تجاویز منظور کی گئیں۔ ان منصوبوں میں بجلی کی تقسیم کے نظام کو جدید بنانے، اسامبلاج کرو منصوبوں کو آگے بڑھانے، پانی کی فراہمی اور سیوریج کی سہولیات بہتر بنانے، بارش کے پانی کی نکاسی کا انتظام مضبوط کرنے، سڑکوں کی مرمت و بہتری، تعلیمی اداروں کی تعمیر و اپ گریڈیشن اور بجلی کی گھریلو و تجارتی صارفین کو فراہم کی جانے والی سہولیات میں بہتری سے متعلق کام شامل ہیں۔ خاص طور پر ایس سی اے ڈی اے (SCADA) اور ڈی ایم ایس (DMS/OMS) جیسی جدید ٹیکنالوجیز کے نفاذ سے متعلق تجاویز بھی منظور کی گئیں۔ ان ٹیکنالوجیز کے ذریعے بجلی کی تقسیم کے نظام کی نگرانی، خرابیوں کی نشاندہی اور متعلقہ انتظامی کارروائیوں کو زیادہ مؤثر بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔ 11 کے وی فیڈرز کی ایپ گریڈیشن اور جدید کاری، نئے سب اسٹیشنوں کی تعمیر سے بجلی کی تقسیم کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے میں مدد ملے گی۔ ان کے نتیجے میں بجلی کی فراہمی کے نظام کو زیادہ قابل اعتماد بنانے اور تکنیکی مسائل سے نمٹنے کی صلاحیت بہتر ہونے کی توقع ہے۔ ماحولیاتی تحفظ کے حوالے سے بھی اجلاس میں اہم فیصلے کیا گیا۔ ہریانہ کے قومی راجدھانی خطے (این سی آر) میں شامل اضلاع میں فضائی معیار کی نگرانی کے مراکز قائم کرنے سے متعلق تجویز کو منظوری دی گئی۔ ان مراکز کے قیام کا مقصد متعلقہ علاقوں میں فضائی آلودگی کی سطح پر نظر رکھنا اور ہوا کے معیار سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے نظام کو مضبوط بنانا ہے۔ اس کے ذریعے حکام کو آلودگی کی صورت حال سمجھنے اور اس سے نمٹنے کے لیے مناسب اقدامات کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ این سی آر کے علاقوں میں فضائی آلودگی ایک اہم ماحولیاتی مسئلہ ہے۔ ایسے میں نگرانی کے مراکز کا قیام آلودگی سے متعلق معلومات کی دستیابی بہتر بنانے اور ماحولیاتی انتظام کو مؤثر بنانے کی سمت ایک اہم قدم ثابت ہو سکتا ہے۔ اجلاس میں سڑکوں کی بہتری، بارش کے پانی کی نکاسی، پانی کی فراہمی اور سیوریج نظام سے متعلق منصوبوں کو بھی منظوری دی گئی۔ ان کاموں کا مقصد بنیادی شہری سہولیات کو مضبوط بنانا اور متعلقہ علاقوں میں عوام کو بہتر سفری سہولیات فراہم کرنا ہے۔ بارش کے پانی کی مناسب نکاسی کا نظام شہری علاقوں میں پانی جمع ہونے کے مسائل کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسی طرح پانی کی فراہمی اور سیوریج کے نظام کو بہتر بنانے سے متعلق منصوبوں کو بھی منظوری دی گئی۔ ان منصوبوں کے ذریعے پینے کے پانی کی فراہمی، سیوریج کے نظام کی بہتری اور صحت عامہ سے متعلق سہولیات میں بہتری لانے میں مدد مل سکتی ہے۔ سڑکوں کی مرمت اور بہتری سے آمدورفت کو آسان بنانے اور شہری و دیہی علاقوں کے درمیان رابطوں کو بہتر بنانے میں بھی مدد ملنے کی توقع ہے۔ تاہم ان منصوبوں کے حقیقی نتائج ان پر مکمل درآمد، تعمیراتی معیار اور بروقت تکمیل پر منحصر ہوں گے۔ اجلاس میں تعلیمی اداروں کی تعمیر اور ذخیرہ کرنے کی صلاحیت بڑھانے سے متعلق تجاویز کو بھی منظوری دی گئی۔ تعلیمی اداروں کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے سے طلبہ کے لیے بہتر تعلیمی ماحول فراہم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ اسی طرح ذخیرہ کرنے کی صلاحیت میں اضافہ مختلف متعلقہ شعبوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے اہم ہو سکتا ہے۔ حکومت کی جانب سے ان منصوبوں کی منظوری کا مقصد دستیاب بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانا اور مستقبل کی ضروریات کے مطابق سہولیات میں اضافہ کرنا ہے۔ وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی نے اجلاس کے دوران افسران کو ہدایت دی کہ تمام ترقیاتی منصوبوں کو مقررہ معیار کے مطابق اور طے شدہ مدت میں مکمل کیا جائے۔ انہوں نے تعمیراتی کاموں میں تاخیر اور معیار پر سمجھوتہ نہ کرنے کی ہدایت کی۔ وزیر اعلیٰ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ترقیاتی کاموں میں معیار کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے۔ تمام محکمے باہمی تال میل کے ساتھ کام کریں اور عوامی مفاد کو ترجیح دیتے ہوئے وسائل کا مناسب اور مؤثر استعمال یقینی بنائیں۔ ایچ پی پی سی اور ایچ پی ڈبلیو پی سی کے اجلاس میں مختلف شعبوں سے متعلق منصوبوں کی منظوری کو ہریانہ میں بنیادی ڈھانچے کی بہتری کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا جا سکتا ہے۔ بجلی، پانی، سڑکوں، تعلیم، ماحولیات اور شہری سہولیات سے متعلق منصوبے عوام کی روزمرہ ضروریات سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں۔ حکومت کی جانب سے ان منصوبوں کی منظوری کے ساتھ ساتھ ان کی بروقت تکمیل، تعمیراتی معیار اور شفاف مالیاتی انتظام پر زور دیا گیا ہے۔ اب ان منصوبوں کے عملی نتائج کا انحصار متعلقہ محکموں کی کارکردگی، موثر نگرانی اور مقررہ مدت میں کام مکمل کرنے پر ہوگا۔ وزیر اعلیٰ کی ہدایات سے واضح ہوتا ہے کہ ریاستی حکومت ترقیاتی منصوبوں میں معیار، شفافیت، جوابدہی اور عوامی مفاد کو ترجیح دینے پر زور دے رہی ہے۔ اگر منظور شدہ منصوبوں پر مؤثر انداز میں عمل درآمد کیا جاتا ہے تو اس سے ہریانہ میں بنیادی سہولیات کو مضبوط بنانے اور عوام کو بہتر سرکاری خدمات فراہم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

صدرِ جمہوریہ دروپدی مرموگر وکل کروکشیتر کی تاریخی اور ویدک روایات کا مشاہدہ کریں گی

کروکشیتر: (ایجنسی) ہندوستان کی صدرِ جمہوریہ دروپدی مرموا پنے دورۂ کروکشیتر کے دوران گرکل کی تاریخی عظمت اور ویدک روایات کا مشاہدہ کریں گی۔ ان کے دورے کے پیش نظر ضلعی انتظامیہ نے تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ کروکشیتر کے ڈپٹی کمشنر وشرام کمار مینا نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی ہے کہ صدرِ جمہوریہ کے دورے سے متعلق تمام وقت کے اندر، مکمل پروٹوکول کے مطابق انجام دیئے جائیں۔ انتظامی سطح پر کسی بھی قسم کی کمی یا غفلت نہیں ہونی چاہیے۔ ڈپٹی کمشنر وشرام کمار مینا نے ہفتے کے روز گرکل کروکشیتر کے آڈیٹوریم میں منعقدہ ایک اہم اجلاس کی صدارت کر رہے تھے۔ اجلاس کا بنیادی مقصد یکم نومبر کو گرکل کروکشیتر میں منعقد ہونے والے سوامی شردھانند کے یوم پیدائش کی تقریبات کے انتظامات کا جائزہ لینا تھا۔ اس تقریب میں ہندوستان کی معزز صدرِ جمہوریہ دروپدی مرموٗ مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت کریں گی۔ اجلاس میں پولیس، صحت، بجلی، محکمہ تعلقات عامہ، فائر بریگیڈ، صحت عامہ کی انجینئرنگ اور شہری بلدیاتی اداروں سمیت مختلف متعلقہ محکموں کے انتظامات پر تفصیلی غور کیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر نے تمام محکموں کو ہدایت دی کہ وہ باہمی تال میل کے ساتھ کام کریں اور ہر انتظام کو بروقت مکمل کریں۔ ڈپٹی کمشنر نے پولیس محکمہ کو ہدایت دی کہ صدرِ جمہوریہ کی حفاظت کے لیے اعلیٰ سطح کا سکیورٹی پلان تیار کیا جائے۔ گرکل کے احاطے کے اندر اور باہر، نیز آمدورفت کے تمام اہم راستوں پر مناسب تعداد میں پولیس اہلکار تعینات کیے جائیں تاکہ سکیورٹی کے تمام پہلوؤں کو یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ صدرِ جمہوریہ کی آمدورفت کے پیشِ نظر ٹریفک کے لیے الگ روٹ پلان تیار کیا جائے۔ اس کا مقصد وہی آئی پی ٹریفک کی حرکت کو ہموار بنانا اور عام شہریوں کو کسی بھی قسم کی پریشانی سے بچانا ہے۔ اس کے علاوہ پارکنگ کے مقامات کی پہلے ہی نشاندہی کر لی جائے تاکہ تقریب کے دوران گاڑیوں کی پارکنگ اور ٹریفک کی آمدورفت میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ انتظامیہ کو ہدایت دی گئی کہ تمام حفاظتی انتظامات طے شدہ پروٹوکول کے مطابق مکمل کیے جائیں اور متعلقہ محکمے اپنی ذمہ داریاں پوری مستعدی سے انجام دیں۔ ڈپٹی کمشنر نے محکمہ جنگلات کو ہدایت دی کہ گرکل کے احاطے، کروکشیتر یونیورسٹی اور اہم شاہراہوں پر صفائی ستھرائی کے ساتھ پودے لگانے اور سرسبزی بڑھانے کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ صدرِ جمہوریہ کے دورے کے پیش نظر متعلقہ مقامات کی خوب صورتی اور صفائی پر خصوصی توجہ دی جائے۔ اس مقصد کے لیے مختلف مقامات پر صفائی کے انتظامات کا جائزہ لیا جائے اور جہاں ضرورت ہو وہاں اضافی اقدامات کیے جائیں۔ شہری اہم سڑکوں کی خصوصی صفائی کرانے کی بھی ہدایت دی گئی تاکہ تقریب کے دوران آنے والے مہمانوں اور شہریوں کو صاف ستھرا ماحول میسر آ سکے۔ تقریب کے مقام پر بجلی کے مناسب انتظامات کے حوالے سے ڈپٹی کمشنر نے بجلی محکمہ کو ہدایت دی کہ چوبیس گھنٹے بلا تعطل بجلی کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ بجلی کی فراہمی میں کسی بھی ممکنہ رکاوٹ سے بچنے کے لیے اضافی جنریٹر اور متبادل بجلی کا انتظام بھی کیا جائے۔ اس کے ساتھ بجلی کی تاروں کو مناسب طریقے سے ترتیب دیا جائے تاکہ کسی قسم کے حادثے یا تکنیکی دشواری کا خطرہ نہ رہے۔ انتظامیہ نے اس بات پر زور دیا کہ تقریب کے دوران بجلی سے متعلق تمام ضروری سہولیات پہلے سے تیار رکھی جائیں تاکہ پروگرام بلا رکاوٹ جاری رہ سکے۔ ڈپٹی کمشنر نے محکمہ صحت کو ہدایت دی کہ تقریب کے مقام پر ڈاکٹروں کی ٹیم، ایمبولینس، ابتدائی طبی امداد کی کٹ اور تمام ضروری ادویات کے ساتھ طبی عملے کی تعیناتی یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے ایک عارضی میڈیکل کیمپ قائم کرنے کی بھی ہدایت دی، تاکہ کسی بھی ہنگامی صورت حال میں فوری طبی امداد فراہم کی جا سکے۔ طبی عملے کو ضروری سامان کے ساتھ تیار رہنے کے لیے کہا گیا ہے۔ اس انتظامی میکا مقصد تقریب میں شرکت کرنے والے مہمانوں، عہدیداروں اور دیگر افراد کو ضرورت پڑنے پر بروقت طبی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ فائر بریگیڈ محکمہ کو ہدایت دی گئی کہ تقریب کے مقام پر فائر انجنوں اور آگ بجھانے کے تمام ضروری آلات کے ساتھ الرٹ حالت میں موجود رہا جائے اور ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لیے مناسب انتظامات کیے جائیں۔ ڈپٹی کمشنر وشرام کمار مینا نے کہا کہ صدرِ جمہوریہ کی آمد ایک تاریخی موقع ہے اور ضلعی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ ہر مہمان کو عزت و احترام کے ساتھ خوش آمدید کہا جائے۔ انہوں نے کہا کہ تمام متعلقہ محکمے آپس میں مکمل ہم آہنگی کے ساتھ کام کریں تاکہ کسی بھی سطح پر کوئی کمی یا کوتاہی سامنے نہ آئے۔ انہوں نے کہا کہ ضلعی انتظامیہ کی جانب سے تمام انتظامات کی باقاعدہ نگرانی کی جائے گی اور کسی بھی کوتاہی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

روہتک کی غیر قانونی کالونیوں میں بجلی کے کنکشن جاری نہیں کیے جائیں گے

روہتک: (ایجنسی) ہریانہ کے ضلع روہتک میں غیر مجاز کالونیوں کے خلاف ضلعی انتظامیہ نے سخت اقدامات شروع کر دیے ہیں۔ انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ غیر مجاز کالونیوں میں بجلی کے نئے کنکشن جاری نہیں کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ایسی کالونیوں میں زمین اور پلاٹوں کی خرید و فروخت اور رجسٹریشن پر بھی سخت پابندیاں عائد کرنے کے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ ضلع کے ڈپٹی کمشنر ستیش کمار نے بتایا کہ شہری اور دیہی علاقوں میں غیر قانونی طور پر تیار کی جانے والی کالونیوں کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔ انتظامیہ کے علم میں آیا ہے کہ بعض ریونیو اسٹیٹس میں گھریلو اور تجارتی مقاصد کے لیے غیر مجاز کالونیاں تیار کی جا رہی ہیں۔ لوگوں نے عام اسٹامپ پیپر پر خرید و فروخت کے معاہدے کر رکھے ہیں، جس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوتی۔ ایسی کالونیوں میں پانی، بجلی اور نکاسی جیسی بنیادی سہولیات کا فقدان ہوتا ہے، جس کی وجہ سے مقامی لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر ستیش کمار نے کہا کہ ایسی کالونیوں میں رہائشی پلاٹ خریدنے والے افراد بھی دھوکہ دہی کا شکار ہوتے ہیں، کیونکہ انہیں خرید کے وقت اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ وہ غیر قانونی کالونی میں پلاٹ خرید رہے ہیں۔ انتظامیہ نے ایسے افراد کو بھی خبردار کیا ہے کہ وہ ایسی کالونیوں میں سرمایہ کاری کرنے سے گریز کریں۔ انہوں نے واضح کیا کہ قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ متعلقہ محکموں کی جانب سے غیر قانونی کالونیوں کی نشاندہی، ڈرینسٹریشن روڈ سے بجلی کے کنکشن جاری نہ کرنے اور غیر قانونی تعمیرات کی نگرانی جیسے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ ضلعی انتظامیہ کی ان ہدایات کا بنیادی مقصد غیر قانونی کالونیوں کے پھیلاؤ کو روکنا، زمین کی خرید و فروخت میں قانونی ضوابط کی پابندی یقینی بنانا اور شہریوں کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ انتظامیہ نے عوام کو مشورہ دیا ہے کہ جائیداد خریدنے میں جلد بازی نہ کریں، تمام ضروری دستاویزات کی تصدیق کریں اور متعلقہ محکموں سے قانونی منظوری کی معلومات حاصل کرنے کے بعد ہی سرمایہ کاری کا فیصلہ کریں۔



غذائی قلت اور خون کی کمی کے خلاف ہریانہ کی مؤثر مہم، بچوں میں کم وزن اور پستہ قدی کے مسائل میں کمی

پنچکولہ: (ایجنسی) ہریانہ کے وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی کی قیادت میں ریاستی حکومت بچوں اور ماؤں کی صحت کو بہتر غذائیت یقینی بنانے کے لیے مسلسل اقدامات کر رہی ہے۔ اسی سلسلے میں 2020ء سے کامیابی کے ساتھ جاری 'مکھیہ منتری دودھ آہار یوجنا' (وزیر اعلیٰ دودھ خوراک اسکیم) ریاست بھر میں لڑکیوں اور خواتین کی غذائی ضروریات پوری کرنے میں ایک اہم پہل ثابت ہو رہی ہے۔ سرکاری ترجمان نے اس سلسلے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ ہریانہ کے محکمہ خواتین و اطفال ہیومن کے زیر اہتمام چلائی جانے والی اس اہم اسکیم کا بنیادی مقصد ایک سے چھ سال تک کی عمر کے بچوں، حاملہ خواتین اور دودھ پلانے والی ماؤں کو معیاری اور غذائیت سے بھرپور خوراک فراہم کرنا ہے۔ اس اسکیم کے تحت ریاست بھر کے آنگن واڑی مراکز کے ذریعے لاکھوں میں دودھ مستحق افراد میں غذائی مصنوعات تقسیم کی جا رہی ہیں۔ سرکاری ترجمان کے مطابق، بچوں کی جسمانی نشوونما اور ماؤں کی صحت کو بہتر بنانے کے لیے اس اسکیم کے تحت غذائیت سے بھرپور مختلف مصنوعات فراہم کی جاتی ہیں۔ ان کا مقصد بچوں کو ضروری پروٹین، کیلوریز اور دیگر اہم غذائی اجزاء مہیا کرنا ہے تاکہ ان کی نشوونما بہتر ہو اور غذائی قلت کے مسائل پر قابو پایا جا سکے۔ اسکیم کے تحت مستفید ہونے والوں کو ماہانہ اے اور ٹائن اے 2 جیسے ضروری غذائی اجزاء سے بھرپور 200 ملی لیٹر فورٹیفائیڈ اسکمڈ ملک (غذائیت سے تقویت یافتہ کم چکنائی والا دودھ) فراہم کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ 45 گرام کا مکسڈ نیوٹریشنل سپلیمنٹ فیرٹیلچر اور 30 گرام کا پروٹین ملک بار بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان غذائی مصنوعات میں موجود پروٹین، کیلوریز اور دیگر ضروری اجزاء بچوں کی روزمرہ غذائی ضروریات پوری کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ حکومت کا مقصد یہ ہے کہ بچوں کو ابتدائی عمر ہی سے مناسب غذائیت میسر آئے، کیونکہ زندگی کے ابتدائی سال جسمانی نشوونما اور صحت مند مستقبل کی بنیاد رکھنے کے لیے انتہائی اہم ہوتے ہیں۔ سرکاری ترجمان نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ دودھ خوراک اسکیم کے نفاذ سے ریاست میں بچوں کے کم وزن اور پستہ قدی (اسٹنٹنگ) کے مسائل میں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ غذائی قلت اور خون کی کمی کی روک تھام میں بھی اس اسکیم کو اہم پیش رفت قرار دیا گیا ہے۔ کم وزن اور پستہ قدی بچوں کی نشوونما سے متعلق اہم مسائل ہیں۔ بچوں کو عمر کے مطابق مناسب غذائیت نہ ملنے سے ان کی جسمانی نشوونما متاثر ہو سکتی ہے۔ اسی طرح خون کی کمی بھی بچوں اور خواتین کی صحت کے لیے ایک اہم مسئلہ ہے، جس پر قابو پانے کے لیے متوازن خوراک اور ضروری غذائی اجزاء کی فراہمی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اسکیم کے تحت فراہم کی جانے والی غذائیت سے بھرپور مصنوعات بچوں کی غذائی ضروریات پوری کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ تاہم غذائی قلت اور خون کی کمی پر مؤثر طور پر قابو پانے کے لیے مناسب خوراک کے ساتھ صحت کی باقاعدہ نگرانی اور ضرورت کے مطابق طبی مشورہ بھی اہم ہے۔ سرکاری ترجمان کے مطابق، اسکیم کے تحت غذائی مصنوعات کی تقسیم سے آنگن واڑی مراکز میں بچوں کی حاضری بڑھانے میں بھی مدد مل رہی ہے۔ آنگن واڑی مراکز بچوں کی ابتدائی نگہداشت، غذائیت اور نشوونما کے حوالے سے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان مراکز کے ذریعے بچوں اور مستحق ماؤں تک غذائیت سے متعلق سہولیات پہنچائی جاتی ہیں۔ ہفتے میں دو دن غذائی مصنوعات کی فراہمی سے اسکیم کے مستفید ہونے والوں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بچوں کی حاضری میں بہتری سے ان مراکز کے ذریعے فراہم کی جانے والی دیگر سہولیات تک رسائی میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ اس طرح یہ اسکیم صرف غذائیت کی فراہمی تک محدود نہیں، بلکہ بچوں کی نگہداشت اور فلاح و بہبود کے وسیع تر مقصد سے بھی وابستہ ہے۔ ہریانہ حکومت نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ بہتر غذائیت، صحت مند بچپن اور مضبوط ہریانہ کے وژن کو عملی شکل دیتے ہوئے ریاست کے ہر بچے اور ہر ماں کی مجموعی صحت اور نشوونما کو یقینی بنایا جائے۔

دوبارہ اسی عہدے پر تعیناتی، معاملہ عدالت تک پہنچا، ڈاکٹر متل کا پی جی آئی سے استعفیٰ

روہتک: (ایجنسی) پی جی آئی ایم ایس روہتک میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے عہدے سے متعلق معاملہ اب استعفے تک پہنچ گیا ہے۔ ماضی میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی ذمہ داری سنبھالنے والے ڈاکٹر کلدیپ متل دوبارہ اسی عہدے پر تعینات ہوئے تھے، لیکن ان کی دوسری مدت قانونی تنازعے کی زد میں آ گئی۔ ان کی تقرری کا معاملہ عدالت تک پہنچا، جہاں ہائی کورٹ کی سنگل بینچ سے لے کر ڈویژن بینچ تک سماعت ہوئی۔ بالآخر ڈاکٹر متل نے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ اب سوال صرف یہ نہیں ہے کہ پی جی آئی ایم ایس میں اگلا میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کون ہوگا، بلکہ یہ بھی ہے کہ استعفے کے بعد ڈاکٹر متل کو اگلی ذمہ داری کہاں سونپی جائے گی۔ محکمہ صحت میں ذرائع کے مطابق ڈاکٹر متل کا نام ان ڈاکٹروں کی فہرست میں شامل ہے جنہیں ریاستی حکومت کے مختلف اداروں میں اہم عہدوں پر تعینات کیا جا سکتا ہے۔ ان میں ہریانہ سول میڈیکل سروس (ایچ سی ایم ایس) کے افسران کے علاوہ میڈیکل کالج ریواڑی کے پرنسپل اور سپرنٹنڈنٹ کے عہدے بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر متل کا تعلق ایک ایسے خاندان سے ہے جس کی طبی خدمات کا سلسلہ کئی دہائیوں پر محیط ہے۔ ان کے والد ڈاکٹر ایس ایس متل ہریانہ کے ایک معروف سرجن تھے، جنہوں نے ریواڑی کے ضلع ہسپتال کو ایک جدید طبی مرکز میں تبدیل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی اہلیہ ڈاکٹر سنیتا متل بھی ایک ماہر سرجن ہیں اور ریواڑی کے سول ہسپتال میں خدمات انجام دیتی رہی ہیں۔ ڈاکٹر متل کا شمار ان ڈاکٹروں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنے پیشہ ورانہ کیریئر کا بڑا حصہ دیہی اور نیم شہری علاقوں میں گزارا ہے۔ ان کی تعیناتی کے دوران ریواڑی کے سول ہسپتال میں ایمرجنسی خدمات، زچہ و بچہ کی دیکھ بھال اور سرجری کے شعبوں میں نمایاں بہتری دیکھی گئی۔ ان کے حامیوں کا کہنا ہے کہ وہ ایک ایسے ڈاکٹر ہیں جو انتظامی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ مریضوں کے علاج پر بھی توجہ دیتے ہیں، جبکہ ان کے ناقدین کا کہنا ہے کہ ان کی تعیناتیوں میں سیاسی اثر و رسوخ کا عمل دخل رہا ہے۔ ڈاکٹر متل کا پہلا تنازعہ 2021ء میں سامنے آیا تھا، جب انہیں ریواڑی سے روہتک منتقل کیا گیا تھا۔ اس وقت بھی ان کی تعیناتی کا معاملہ عدالت تک پہنچا تھا۔ اس کے بعد وہ ایک بار پھر ریواڑی واپس آئے، لیکن حالیہ تنازعے نے ان کے کیریئر کو ایک نئے موڑ پر لا کھڑا کیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ڈاکٹر متل کا استعفیٰ منظور ہوتا ہے یا نہیں، اور اگر منظور ہوتا ہے تو ان کی اگلی منزل کیا ہوگی۔

ہریانہ حکومت کی سختی: نجی میڈیکل اور پیرامیڈیکل کالجوں کو ہدایات، مقررہ فیس سے زیادہ وصولی پر ہوگی سخت کارروائی

چنڈی گڑھ: (ایجنسی) ہریانہ میڈیکل ایجوکیشن اینڈ ریسرچ ڈائریکٹوریٹ چنڈی گڑھ نے ریاست کے تمام نجی میڈیکل، نرسنگ، فزیوتھراپی اور پیرا میڈیکل کالجوں و اداروں کے لیے سخت ہدایات جاری کی ہیں۔ ڈائریکٹر ایڈیشنل ڈائریکٹر (آئی اے ایس) ڈاکٹر سریش گپتا کی جانب سے جاری کیے گئے حکم نامے میں تمام متعلقہ اداروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ طلبہ سے فیس کی وصولی میں قواعد کی سختی سے پابندی کریں۔ حکام کے مطابق کئی نجی تعلیمی ادارے داخلے کے وقت طلبہ سے مقررہ فیس سے زیادہ رقم وصول کرتے ہیں، جس کے بعد طلبہ کو مختلف حیلوں بہانوں سے مزید ادائیگیوں پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ایسے اداروں کے خلاف اب براہِ راست کارروائی کی جائے گی۔ ہدایات کے مطابق کوئی بھی ادارہ داخلے کے وقت طلبہ سے ٹیوشن فیس، ہاسٹل فیس، امتحانی فیس، لائبریری، لیبارٹری، کھیل یا کسی بھی دوسرے نام سے کوئی رقم براہِ راست یا بالواسطہ طلب، جمع یا وصول نہیں کر سکتا۔ حکومت کی جانب سے مقرر کردہ فیس کے علاوہ کسی بھی دوسرے عنوان کے تحت اضافی رقم وصول کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ تمام اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ مقررہ فیس کے ڈھانچے کی مکمل پابندی کریں اور طلبہ یا ان کے والدین سے صرف مجاز رقم ہی وصول کریں۔ ڈائریکٹوریٹ نے تمام متعلقہ اداروں کو ہدایت دی ہے کہ حکومت کی جانب سے مقرر کردہ فیس کی مکمل تفصیلات اپنے ادارے کی سرکاری ویب سائٹ اور نوٹس بورڈ پر نمایاں طور پر آویزاں کریں، تاکہ طلبہ اور ان کے والدین کو فیس کے بارے میں درست



معلومات بآسانی دستیاب ہو سکیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ فیس سے متعلق شکایات کے ازالے کے لیے ہر ضلع میں ایک شکایت سیل قائم کیا جائے گا، جبکہ ریاستی سطح پر ایک ہیلپ لائن بھی فعال کی جائے گی۔ ڈائریکٹوریٹ کے مطابق ہر ادارے کو اپنے کیمپس میں شکایت رجسٹر رکھنا ہوگا اور ہر شکایت کا تین کاروباری دنوں کے اندر اندر تحریری جواب دینا لازم ہوگا۔ اگر کسی ادارے کی جانب سے بار بار خلاف ورزی سامنے آئی تو اس کے خلاف جرمانے، داخلوں پر عارضی پابندی اور حتیٰ کہ الحاق منسوخ کرنے تک کی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ ڈائریکٹوریٹ نے واضح کیا ہے کہ کوئی بھی نجی تعلیمی ادارہ کسی طالب علم یا اس کے والدین سے مجاز اتھارٹی کی جانب سے مقرر یا منظور شدہ رقم سے زیادہ فیس، فیس کا کوئی حصہ، ڈپازٹ یا کسی بھی دوسرے نام سے کوئی رقم براہِ راست یا بالواسطہ طلب، جمع یا وصول نہیں کر سکتا۔ حکومت کی جانب سے مقرر کردہ فیس کے علاوہ کسی بھی دوسرے عنوان کے تحت اضافی رقم وصول کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ تمام اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ مقررہ فیس کے ڈھانچے کی مکمل پابندی کریں اور طلبہ یا ان کے والدین سے صرف مجاز رقم ہی وصول کریں۔ ڈائریکٹوریٹ نے تمام متعلقہ اداروں کو ہدایت دی ہے کہ حکومت کی جانب سے مقرر کردہ فیس کی مکمل تفصیلات اپنے ادارے کی سرکاری ویب سائٹ اور نوٹس بورڈ پر نمایاں طور پر آویزاں کریں، تاکہ طلبہ اور ان کے والدین کو فیس کے بارے میں درست

کیا عمران خان کی باری ہے؟ نواز اور بے نظیر کی طرز پر جلاوطنی کا معاہدہ؟



اسلام آباد۔ 17 اکتوبر۔ ایم این این۔ پاکستان کے اخبار 'ڈان' کی چھپنے کو شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق، پاکستان کے اپوزیشن رہنما محمود خان اچکزئی نے دعویٰ کیا ہے کہ نیٹو میں قید سابق وزیر اعظم عمران خان پر ایسے ہی کسی معاہدے کے لیے دباؤ ڈالا جا رہا ہے، جیسا کہ ماضی میں سابق وزرائے اعظم نواز شریف اور بے نظیر بھٹو کے معاملے میں ہوا تھا، جس کے نتیجے میں انہیں جلاوطنی اختیار کرنی پڑی تھی۔ پشتونخوا ملی عوامی پارٹی (پی کے میپ) کے چیئرمین اور قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر محمود خان اچکزئی نے جمعہ کو پشاور ہائی کورٹ میں ایک پریس کانفرنس کے دوران یہ دعویٰ کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ نکمران جماعتیں، پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی)، اس طرح کے سیاسی بندوبست میں ملوث ہیں۔ 'ڈان' کے مطابق، اچکزئی نے کہا کہ آج بھی وہی کچھ ہو رہا ہے، جب کہ مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی اقتدار میں ہیں۔ "یہ بھوبھلی ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی عمران خان، جو اس وقت جیل میں ہیں، کے گرد سیاسی کشیدگی پائی جاتی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ اپوزیشن کی جانب سے سیاسی سرگرمیوں پر پابندیوں اور منتخب اداروں کے کام کاج میں رکاوٹوں کے حوالے سے بھی الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ اس موقع پر اچکزئی کے ہمراہ تحریک تحفظ آئین پاکستان کے رہنما سردار اختر مینگل اور علامہ راجہ ناصر عباس بھی موجود تھے۔ انہوں نے بتایا کہ اپوزیشن جماعتیں آپس میں رابطے میں ہیں اور جلد ہی ایک "آل پارٹیز کانفرنس بلائی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسمبلیوں سے استعفیٰ دینے کا آپشن اب بھی موجود ہے، اور مزید بتایا کہ مذاکرات کی پیشکش کے جواب میں اپوزیشن نے اپنے مطالبات پیش کر دیے ہیں۔ 'ڈان' کی رپورٹ کے مطابق، اچکزئی کے ان ریمارکس کا اشارہ ان حالات کی طرف تھا جن کے تحت پاکستان کے دو نمایاں ترین سابق وزرائے اعظم، نواز شریف اور بے نظیر بھٹو کو سیاسی ہنگامہ خیزیوں کے بعد ملک سے باہر وقت گزارنا پڑا تھا۔ نواز شریف کو اس وقت کے آرمی چیف پرویز مشرف کی قیادت میں ہونے والے فوجی بغاوت بعد اقتدار سے بنا کر نکال کیا گیا تھا۔ بعد ازاں، سعودی اور فوجی رہنماؤں کی ثالثی میں طے پانے والے ایک معاہدے کے تحت وہ سال 2000 میں پاکستان چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ دریں اثناء 1997 کے عام انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی کی شکست اور اس وقت کے صدر فاروق لغاری کی جانب سے حکومت برطرف کیے جانے کے بعد، بے نظیر بھٹو خود ساختہ جلاوطنی پر چلی گئی تھیں۔ ان کے شوہر، آصف علی زرداری، بدعنوانی کے الزامات کے تحت قید رہے اور 2004 میں رہا ہوئے۔ اچکزئی کا موازنہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ان کے خیال میں عمران خان کے معاملے میں بھی اسی طرح کا کوئی انتظام کیا جا سکتا ہے۔ تاہم، 'ڈان' کی رپورٹ کے مطابق، ان کے بیان سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ پی ٹی آئی کے بانی کے حوالے سے جلاوطنی کا کوئی معاہدہ طے پا گیا ہے۔

پاکستان میں اسکول کی چھت گرنے کا معاملہ

متاثرہ خاندانوں کا انصاف کا مطالبہ

پشاور، 17 اکتوبر۔ ایم این این۔ پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے دارالحکومت پشاور میں ایک نجی اسکول کی چھت گرنے سے 34 بچوں اور ایک خاتون ٹیچر کی ہلاکت کے بعد متاثرہ خاندانوں نے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی اور انصاف کا مطالبہ کیا ہے۔ المناک واقعے نے پاکستان میں تعلیمی اداروں کی خستہ حال عمارتوں اور حفاظتی انتظامات کی سنگین خامیوں کو بے نقاب کر دیا ہے۔ یہ حادثہ جمعرات کی صبح پشاور کے الغفیر اسکول میں اس وقت پیش آیا جب بچے کلاس رومز میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اچانک عمارت کی چھت گرنے سے درجنوں طلبہ ملبے تلے دب گئے۔ ہلاک ہونے والے بیشتر بچوں کی عمریں 14 سال سے کم تھیں، جبکہ متعدد دیگر زخمی ہوئے۔ متاثرہ خاندانوں نے الزام لگایا کہ اسکول کی عمارت پہلے ہی خطرناک حالت میں تھی اور انتظامیہ کو بارہا چھت سے بارش کا پانی ٹپکنے اور عمارت کی کمزوری کے بارے میں خبردار کیا گیا تھا، لیکن کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا گیا۔ اپنے 11 سالہ بھتیجے حماد کو کھونے والے محمد وہاب نے کہا کہ تمام متاثرہ بچوں کے والدین کو انصاف ملنا چاہیے۔ ایک اور شخص اسعد اللہ نے بتایا کہ اس حادثے میں اس کا بیٹا، بھتیجا اور تین دیگر قریبی رشتہ دار ہلاک ہو گئے۔ عینی شاہدین کے مطابق حادثے کے بعد ہر طرف چیخ و پکار مچ گئی اور مقامی باشندوں نے امدادی کارکنوں کے ساتھ مل کر ملبے میں پھنسے بچوں کو نکالنے کی کوشش کی۔ کئی بچوں کو شدید زخمی حالت میں اسپتال منتقل کیا گیا۔ پشاور پولیس کے مطابق ابتدائی تحقیقات میں عمارت کا ڈھانچہ کمزور ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ پولیس نے اسکول کے مالک محمد خان کو گرفتار کر کے واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ خیبر پختونخوا کے گورنر فیصل کریم کنڈی نے اعلان کیا ہے کہ ہلاک ہونے والوں کے ہر خاندان کو فی خاندان دس لاکھ پاکستانی روپے اور زخمیوں کو تین لاکھ روپے معاوضہ دیا جائے گا۔ انہوں نے سرکاری اور نجی اسکولوں کی عمارتوں کا حفاظتی معائنہ کرانے اور غفلت کے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کا بھی وعدہ کیا ہے۔ پاکستان کے انسانی حقوق کمیشن نے اس سانحے کو محض حادثہ قرار دینے کے بجائے ایک ایسا واقعہ بتایا ہے جسے مناسب حفاظتی اقدامات کے ذریعے روکا جا سکتا تھا۔ پاکستان میں ناقص تعمیراتی معیار اور حفاظتی قوانین پر عمل درآمد کی کمی کے باعث عمارتیں گرنے کے واقعات پہلے بھی پیش آتے رہے ہیں۔ رواں سال جون میں لاہور کے ایک تعلیمی مرکز کی چھت گرنے سے 14 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ متاثرہ خاندانوں کا کہنا ہے کہ صرف مالی معاوضہ کافی نہیں، بلکہ ان افراد کو بھی جوابدہ بنایا جانا چاہیے جن کی مبینہ غفلت کے باعث معصوم بچوں کی جانیں ضائع ہوئیں۔

پاکستان میں مذہبی اقلیتوں پر مظالم جاری

جبری مذہب تبدیلی، توہین مذہب کے مقدمات اور ہجوم کے تشدد میں اضافے پر تشویش

لاہور، 17 اکتوبر۔ ایم این این۔ پاکستان میں مسیحی، ہندو اور احمدی برادریوں کو جبری مذہب تبدیلی، کم عمر لڑکیوں کی جبری شادیوں، توہین مذہب کے الزامات اور ہجوم کے تشدد جیسے سنگین مسائل کا سامنا ہے۔ انسانی حقوق کی ایک تازہ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ اقلیتوں کے تحفظ کے لیے بنی قانون سازی کے باوجود ان کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزیاں جاری ہیں۔ پاکستان کے انسانی حقوق کمیشن نے اپنی سالانہ رپورٹ میں کہا ہے کہ حکومت مذہبی اقلیتوں کو مؤثر تحفظ فراہم کرنے اور ذمہ دار افراد کو قانون کے کٹہرے میں لانے میں ناکام رہی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یکم جولائی 2025 سے 30 جون 2026 تک کے واقعات کا جائزہ لیا گیا، لیکن کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا گیا۔ اپنے 11 سالہ بھتیجے حماد کو کھونے والے محمد وہاب نے کہا کہ تمام متاثرہ بچوں کے والدین کو انصاف ملنا چاہیے۔ ایک اور شخص اسعد اللہ نے بتایا کہ اس حادثے میں اس کا بیٹا، بھتیجا اور تین دیگر قریبی رشتہ دار ہلاک ہو گئے۔ عینی شاہدین کے مطابق حادثے کے بعد ہر طرف چیخ و پکار مچ گئی اور مقامی باشندوں نے امدادی کارکنوں کے ساتھ مل کر ملبے میں پھنسے بچوں کو نکالنے کی کوشش کی۔ کئی بچوں کو شدید زخمی حالت میں اسپتال منتقل کیا گیا۔ پشاور پولیس کے مطابق ابتدائی تحقیقات میں عمارت کا ڈھانچہ کمزور ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ پولیس نے اسکول کے مالک محمد خان کو گرفتار کر کے واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ خیبر پختونخوا کے گورنر فیصل کریم کنڈی نے اعلان کیا ہے کہ ہلاک ہونے والوں کے ہر خاندان کو فی خاندان دس لاکھ پاکستانی روپے اور زخمیوں کو تین لاکھ روپے معاوضہ دیا جائے گا۔ انہوں نے سرکاری اور نجی اسکولوں کی عمارتوں کا حفاظتی معائنہ کرانے اور غفلت کے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کا بھی وعدہ کیا ہے۔ پاکستان کے انسانی حقوق کمیشن نے اس سانحے کو محض حادثہ قرار دینے کے بجائے ایک ایسا واقعہ بتایا ہے جسے مناسب حفاظتی اقدامات کے ذریعے روکا جا سکتا تھا۔ پاکستان میں ناقص تعمیراتی معیار اور حفاظتی قوانین پر عمل درآمد کی کمی کے باعث عمارتیں گرنے کے واقعات پہلے بھی پیش آتے رہے ہیں۔ رواں سال جون میں لاہور کے ایک تعلیمی مرکز کی چھت گرنے سے 14 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ متاثرہ خاندانوں کا کہنا ہے کہ صرف مالی معاوضہ کافی نہیں، بلکہ ان افراد کو بھی جوابدہ بنایا جانا چاہیے جن کی مبینہ غفلت کے باعث معصوم بچوں کی جانیں ضائع ہوئیں۔

پاکستان علاقائی سلامتی کے لیے خطرہ ہے: اسلامی امارت

ماسکو۔ 17 اکتوبر۔ ایم این این۔ روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف کا کہنا ہے کہ روس افغانستان کی حکومت کو "ایک ایسی حقیقت سمجھتا ہے جسے تسلیم کیا جانا چاہیے"، اور انہوں نے مزید کہا کہ اب زیادہ سے زیادہ ممالک اس موقف کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ وسطی ایشیا اور افغانستان میں سلامتی کے امور پر منعقدہ ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جس میں کلیکاو سکیورٹی ٹریٹی آرگنائزیشن، کامن ویلتھ آف انڈیپینڈنٹ اسٹیٹس اور شنگھائی تعاون تنظیم کے نمائندے شریک تھے، لاوروف نے زور دیا کہ ماسکو کابل میں موجود حکام کے لیے بین الاقوامی حمایت اور علاقائی سلامتی کے اقدامات کو مضبوط بنانے کے لیے کام کر رہا ہے۔ انہوں نے ایک ایسے آزاد، متحد اور پرامن افغانستان کا مطالبہ بھی کیا جو جنگ اور عسکریت سے پاک ہو۔ روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے کہا کہ جیسے جیسے وقت گزر رہا ہے، ہمیں مزید بڑی کوششیں کرنی ہوں گی۔ اس سلسلے میں، ہم وسطی ایشیا کے تمام ممالک کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں اور ساتھ ہی کابل میں موجود اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھی رابطے میں ہیں۔ تاجکستان اور قازقستان کے نمائندوں نے بھی افغانستان میں استحکام کی اہمیت پر زور دیا اور ملک کی اقتصادی تعمیر نو کے لیے علاقائی اور بین الاقوامی حمایت کی اپیل کی۔ روس میں قازقستان کے سفیر، اورین ایلایف نے کہا: "قازقستان ایک پرامن، متحد اور مکمل افغانستان چاہتا ہے، ایک ایسا ملک جو اپنے پڑوسیوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات رکھے اور علاقائی اقتصادی مذاکرات میں فعال طور پر حصہ لے۔" تاجکستان کی وزارت خارجہ میں انٹرنیشنل انٹیگریشن کے سربراہ، مرزا شریف جلالوف نے مزید کہا: "جمہوریہ تاجکستان ہمیشہ علاقائی اور بین الاقوامی برادری کی ان تعمیری کوششوں کی حمایت کی ہے جن کا مقصد افغانستان کی اقتصادی تعمیر نو ہے۔" اجلاس کے دوران، شنگھائی تعاون تنظیم کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل، احمد سعید مراد زادہ نے کہا کہ افغانستان کے نسلی اور سیاسی گروہوں کی وسیع شمولیت کے ساتھ ایک ایسی حکومت کا قیام، جس میں سب کی نمائندگی ہو، ملک میں پائیدار امن اور استحکام حاصل کرنے کا واحد راستہ ہے۔ کامن ویلتھ آف انڈیپینڈنٹ اسٹیٹس کے انسداد دہشت گردی مرکز کے سربراہ نے افغانستان کی صورتحال کو پیچیدہ اور بعض اوقات متضاد قرار دیا۔ سی آئی ایس انسداد دہشت گردی مرکز کے سربراہ، یوگینی سیمویلیف نے کہا کہ افغانستان میں پیش رفت کا جائزہ لیتے وقت، ہم صورتحال کی پیچیدہ اور بعض اوقات متضاد نوعیت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ 2021 میں طالبان کے اقتدار میں آنے کے بعد سے، کئی شعبوں میں پیش رفت ہوئی ہے، اور صورتحال کو قابو میں لانے اور معیشت کو بحران سے نکالنے کے لیے ضروری اقدامات کیے گئے ہیں۔ روس میں اسلامی امارت کے سفیر نے اجلاس کے دوران کہا کہ افغانستان میں سکیورٹی کو یقینی بنایا گیا ہے اور ملک کی سرزمین سے دوسروں کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ انہوں نے پاکستان پر علاقائی سلامتی کے لیے خطرہ بننے کا الزام بھی عائد کیا۔ روس میں اسلامی امارت کے سفیر، گل حسن حسن نے مزید کہا: "ہم پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ علاقائی سلامتی اور استحکام کے لیے خطرہ اب پاکستان کی جانب سے ہے۔" یہ ملک نہ صرف افغان حکومت کے مسلح مخالفین کو پناہ دیتا ہے، بلکہ اس نے داعش کی سرگرمیوں اور عناصر کی اسمگلنگ کے لیے بھی سازگار حالات پیدا کیے ہیں۔" روس نے حال ہی میں ماسکو فارمیٹ کے تحت ایک اور اجلاس کی میزبانی کی، جس میں شرکا نے افغانستان کی سیاسی، سکیورٹی اور معاشی صورتحال کے ساتھ ساتھ ملک میں انسداد منشیات کے اقدامات پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

بنگلہ دیش میں خسرے کی تباہ کن وبا

1147 بچے ہلاک، دو لاکھ سے زائد مشتبہ مریض؛ دنیا کے لیے خطرے کی گھنٹی

ڈھاکا، 17 اکتوبر۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش میں خسرے کی خطرناک وبا کے نظام کی سنگین کمزوریوں کو بے نقاب کر دیا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق مارچ سے 19 اکتوبر 2026 تک ملک میں خسرے کے دو لاکھ دو ہزار مشتبہ کیسز سامنے آئے ہیں، جن میں سے 22 ہزار کی لیبارٹری تصدیق ہوئی ہے، جبکہ 1,147 بچے ہلاک ہو چکے ہیں۔ مرنے والوں میں 94 فیصد پانچ سال سے کم عمر بچے ہیں۔ رواں سال دنیا میں خسرے سے سب سے زیادہ مشتبہ کیسز بنگلہ دیش میں رپورٹ ہوئے ہیں۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ یہ صورتحال دوسرے ممالک کے لیے بھی سنگین انتباہ ہے۔ بنگلہ دیش میں 2024 کے سیاسی بحران اور شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد پیدا ہونے والی ہنگامی نے معمول کے حفاظتی ٹیکوں کے پروگرام کو متاثر کیا۔ بعض علاقوں کی جڑتالوں، ویکسین کی خریداری میں تاخیر اور صحت کی خدمات میں رکاوٹوں کے باعث لاکھوں بچے ضروری حفاظتی ٹیکوں سے محروم رہ گئے۔ عالمی ادارہ صحت اور یونیسیف کے مطابق 2024 میں خسرے کی پہلی خوراک کی کوریج 96 فیصد تھی، جو 2025 میں کم ہو کر 90 فیصد رہ گئی، جبکہ دوسری خوراک کی شرح 93 سے گھٹ کر 86 فیصد ہو گئی۔ ماہرین کے مطابق وبا کی روک تھام کے لیے تقریباً 95 فیصد کمیونٹی کوریج ضروری ہے۔ حکومت نے اپریل اور مئی میں ہنگامی مہم کے تحت تقریباً دو کروڑ بچوں کو ویکسین فراہم کی، لیکن ناقص اعداد و شمار اور ناکافی منصوبہ بندی کے باعث لاکھوں بچے اس مہم سے بھی محروم رہ گئے۔ بعد میں سامنے آنے والے سرکاری اعداد و شمار نے بچوں کی تعداد کے تخمینوں میں تقریباً 40 لاکھ کا فرق ظاہر کیا۔ سب سے زیادہ متاثرہ علاقوں میں سلہٹ شامل ہے، جہاں سرکاری ریکارڈ کے مطابق 180 بچے ہلاک ہو چکے ہیں۔ متعدد خاندانوں نے شکایت کی کہ طبی عملہ ان کے علاقوں میں بروقت نہیں پہنچا۔ بعض والدین کے مطابق ویکسینیشن ٹیمیں ان کے بچوں کی موت کے بعد پہنچیں۔ تجہیز میں ملک میں روزانہ اوسطاً 198,1 نئے کیسز سامنے آئے۔ اسی مہینے کے آخر میں حکومت نے مزید 34 لاکھ ایسے بچوں کو ویکسین دینے کی نئی مہم شروع کی جو پہلے پروگرام سے محروم رہ گئے تھے۔ بنگلہ دیش کی حکومت کا کہنا ہے کہ وہ بار بار قابو پانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے، تاہم ماہرین نے ناقص منصوبہ بندی، غیر مکمل طبی ریکارڈ اور دور دراز علاقوں تک صحت کی سہولیات نہ پہنچنے پر تشویش ظاہر کی ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے ماہرین کے مطابق بنگلہ دیش کا بحران دنیا کے لیے واضح سبق ہے کہ حفاظتی ٹیکوں کے نظام میں معمولی سی غفلت بھی بڑے انسانی المیے میں تبدیل ہو سکتی ہے۔

پاکستان بھوک کے بحران کے شکار 10 ممالک میں شامل

اسلام آباد۔ 17 اکتوبر۔ ایم این این۔ یو این انسانی امداد کے ادارے او سی ایچ اے کی رپورٹ کے مطابق، پاکستان ان 10 ممالک میں شامل ہے جو بھوک کے عالمی بحران کا شکار ہیں، جہاں موسمیاتی آفات، معاشی مشکلات، تنازعات اور انسانی امداد میں کمی کے باعث کمزور کمیونٹیز کو خوراک کے بحران کا سامنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، پاکستان، میانمار، بنگلہ دیش، پاکستان، یمن، افغانستان، صومالیہ، شام اور جنوبی سوڈان میں مسلسل غربت، خوراک کی بلند مہنگائی، زندگی کے بڑھتے ہوئے اخراجات، روزگار کے محدود مواقع اور گرتی ہوئی گھریلو آمدنی خاندانوں کی قوت خرید کو کم کر رہی ہے۔ ناموافق زرعی قیمتوں اور وسیع تر معاشی عدم استحکام نے معاش کو مزید نقصان پہنچایا ہے، جس سے لاکھوں افراد مناسب خوراک کے حصول کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ چونکہ انسانی ہمدردی کی ضروریات دستیاب وسائل سے کہیں زیادہ ہیں، کمزور گھرانے تیزی سے نقصان پہنچانے والی سخت مہمیوں کا سہارا لے رہے ہیں، بشمول خوراک کی کمیت میں کمی، پیداواری اثاثے فروخت کرنا اور مالی دباؤ سے نمٹنے کے لیے بچوں کو اسکول سے نکالنا۔ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ یہ اقدامات عارضی ریلیف فراہم کر سکتے ہیں لیکن غربت کو گہرا کر سکتے ہیں۔ بچوں کی تعلیم اور غذائیت کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور خاندانوں کی مستقبل کے جھٹکوں سے نمٹنے کی صلاحیت کو کمزور کر سکتے ہیں۔ صحت کی دیکھ بھال، غذائیت کی خدمات، صاف پانی، صفائی ستھرائی اور حفظان صحت تک محدود رسائی، اور سماجی تحفظ خاص طور پر دیہی اور آفات سے متاثرہ علاقوں میں بحران کو بڑھا رہا ہے۔ مسلسل غربت اور شدید غذائی قلت انسانی ضروریات کے بڑے محرک بنے ہوئے ہیں، جبکہ امدادی اقدامات اور زیر یہ معاش کے پروگراموں میں کمیوں کی نشاندہی کی گئی ہے کہ مزید اقدام کر رہی ہیں۔ پاکستان کا آب و ہوا سے متعلق آفات کا سامنا خوراک کی عدم تحفظ کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ بار بار آنے والے سیلاب، خشک سالی، گرمی کی لہریں، شدید لیک آؤٹ برسٹ فلڈز اور مون سون کی بڑھتی ہوئی بے ترتیبی بار بار شوں نے انفراسٹرکچر کو نقصان پہنچایا ہے، زرعی پیداوار کو کم کیا ہے۔

کانگو میں غیر قانونی کان کنی کے خلاف بڑا کریک ڈاؤن

کنشاسا، 17 اکتوبر۔ ایم این این۔ افریقی ملک جمہوریہ کانگو میں غیر قانونی کان کنی کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائی کرتے ہوئے تقریباً 300 چینی شہریوں کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ یہ کارروائی ملک کے تانبے کی پیداوار کے اہم مرکز کولوبزی میں کی گئی، جہاں چینی کمپنیوں کی بھاری سرمایہ کاری موجود ہے۔ اطلاعات کے مطابق گرفتار افراد پر الزام ہے کہ وہ دوسری کمپنیوں کو غیر قانونی طور پر الاٹ کی گئی کانوں میں غیر مجاز کان کنی کی سرگرمیوں میں ملوث تھے۔ کارروائی میں کانگو کی قومی سلامتی فورسز اور مائننگ پولیس نے حصہ لیا۔ چینی سفارت خانے کی وضاحت کے بعد عملے کے زیر حراست افراد کو رہا کر دیا گیا ہے، تاہم ہتھکڑی افراد کی قانونی حیثیت اور ان کے خلاف ممکنہ کارروائی کے بارے میں مکمل تفصیلات سامنے نہیں آئی ہیں۔ کانگو حکومت نے حالیہ برسوں میں اپنے ہاں سے بڑے پیمانے پر کی جانے والی غیر قانونی کان کنی کو روکنے کی کوشش کی ہے، تاکہ ملک کی قدرتی دولت سے براہ راست فائدہ اٹھانے والی کمپنیوں کو ریگولیٹ کیا جا سکے۔ 2015 کے بعد ملک کے تانبے کی پیداوار میں تقریباً تین گنا اضافہ ہوا ہے۔ تاہم معدنی وسائل سے مالا مال اس افریقی ملک میں غیر قانونی کان کنی، معدنی ذخائر پر قبضے اور کان کنی کے قوانین کی خلاف ورزیوں کے معاملات مسلسل سامنے آتے رہے ہیں۔ حالیہ گرفتاریاں ایسے وقت میں ہوئی ہیں جب کانگو کی حکومت اپنی معدنی دولت پر نگرانی سخت کرنے اور غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق اس کارروائی سے کانگو میں چینی سرمایہ کاری اور معدنی وسائل کے استعمال سے متعلق معاملات ایک مرتبہ پھر توجہ کا مرکز بن گئے ہیں۔ تانبے اور کوبالٹ کے وسیع ذخائر کی وجہ سے کانگو عالمی الیکٹرک گاڑیوں، بیٹریوں اور جدید ٹیکنالوجی کی صنعتوں کے لیے انتہائی اہم ملک تصور کیا جاتا ہے۔

چینی الیکٹرک گاڑیوں کی یلغار سے تھائی لینڈ کی آٹو صنعت کو خطرہ

بینکاک، 17 اکتوبر۔ ایم این این۔ تھائی لینڈ میں چینی الیکٹرک گاڑیوں کی تیزی سے بڑھتی ہوئی مقبولیت نے ملک کی روایتی آٹو موبائل صنعت کے لیے سنگین خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ حکومت نے الیکٹرک گاڑیوں کو فروغ دینے کے لیے بھاری سبسڈی اور ٹیکس میں رعایتیں فراہم کی تھیں، تاہم اب مقامی صنعت، روزگار اور سرمایہ کاری پر پڑنے والے ممکنہ منفی اثرات نے حکام کی تشویش بڑھا دی ہے۔ چینی کمپنیاں اپنی نسبتاً سستی اور جدید ٹیکنالوجی سے لیس گاڑیوں کے ذریعے تھائی مارکیٹ میں تیزی سے جگہ بنا رہی ہیں۔ اس پیش رفت سے جاپانی کمپنیوں کی کئی دہائیوں پر محیط بالادستی کو بھی چیلنج کا سامنا ہے۔ تحقیقی ادارے روڈیم گروپ کے مطابق چینی کار ساز کمپنیوں نے چند ہی برسوں میں تھائی لینڈ کی مجموعی گاڑیوں کی مارکیٹ میں تقریباً 30 فیصد حصہ حاصل کر لیا ہے، جبکہ الیکٹرک گاڑیوں کی فروخت میں ان کا حصہ تقریباً 90 فیصد تک پہنچ چکا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ چینی گاڑیوں کی درآمدات اور قیمتوں میں سخت مسابقت سے تھائی لینڈ کے مقامی پرزہ سازوں، اسمبلرز اور روایتی گاڑیوں کے پیداواری نظام پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔ بعض چینی کمپنیوں نے ملک میں کارخانے بھی قائم کیے ہیں۔

بھارت کے نوجوانوں کی تحریک کا بنگلہ دیش کی جولائی بغاوت سے موازنہ غلط

نئی دہلی، 17 اکتوبر۔ ایم این این۔ بھارت میں جاری نوجوانوں کے احتجاج کا بنگلہ دیش کی جولائی 2024 کی خونریز بغاوت سے موازنہ کرنے پر سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ ایک حالیہ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ دونوں ممالک کے سیاسی حالات، جمہوری اداروں اور احتجاج کے نتائج میں بنیادی فرق موجود ہے، جسے نظر انداز کرنا تاریخی حقائق کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔ تجزیے کے مطابق بنگلہ دیش کی جولائی تحریک سرکاری ملازمتوں میں کوٹہ نظام کے خلاف شروع ہوئی تھی، لیکن حکومتی کارروائیوں اور بڑے پیمانے پر تشدد کے بعد یہ تحریک حکومت مخالف بغاوت میں تبدیل ہو گئی۔ اقوام متحدہ کی 2025 کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق جولائی اور اگست 2024 کے دوران تقریباً 1,400 افراد ہلاک ہوئے ہو سکتے ہیں۔ بالآخر 5 اگست 2024 کو شیخ حسینہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ اس کے برعکس بھارت میں کاروبار جنتا پارٹی کی قیادت میں ہونے والے حالیہ مظاہروں کے دوران تقریباً پانچ ہزار افراد کو حراست میں لیے جانے کی اطلاعات سامنے آئیں۔ مضمون کے مطابق انہیں شام تک رہا کر دیا گیا اور ان کے خلاف مقدمات درج نہیں کیے گئے، تاہم ان تحصیلات کی آزادانہ تصدیق ضروری ہے۔ مضمون میں نوجوان رہنما بیبھو دت کے اس بیان پر بھی سوال اٹھایا گیا ہے کہ بھارتی نوجوانوں نے بنگلہ دیش کی بغاوت سے تحریک حاصل کی ہے۔ تجزیہ نگار کے مطابق کسی تحریک سے متاثر ہونا الگ بات ہے، لیکن دونوں ممالک کی سیاسی صورتحال کو یکساں قرار دینا درست نہیں۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ بھارت میں پارلیمانی نظام، آزاد عدلیہ، انتخابی عمل، حزب اختلاف اور میڈیا جیسے جمہوری ادارے فعال ہیں اور شہریوں کو اپنے مطالبات پیش کرنے، حکومتی فیصلوں کو عدالتوں میں چیلنج کرنے اور انتخابات کے ذریعے سیاسی تبدیلی لانے کے آئینی مواقع حاصل ہیں۔ بھارت میں 1975 کی ایمرجنسی کا حوالہ دیتے ہوئے مضمون میں یاد دلایا گیا کہ اس دور میں شہری آزادیوں پر پابندیاں لگائی گئیں، اخبارات پر سنسر شپ نافذ ہوئی اور اپوزیشن رہنماؤں کو گرفتار کیا گیا۔ تاہم 1977 کے انتخابات میں حکومت کی شکست نے جمہوری نظام کی اہمیت کو واضح کیا۔ مضمون میں یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ بھارتی ادارے تنقید سے بالاتر نہیں اور الیکشن کمیشن کی غیر جانبداری، عدلیہ کی آزادی اور پولیس کی جوابدہی پر سوال اٹھانا شہریوں کا جمہوری حق ہے۔ تاہم کسی ادارے کے خلاف الزامات کو پورے جمہوری نظام کے خاتمے کا ثبوت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ تجزیے کے مطابق بنگلہ دیش کی جولائی بغاوت کے دوران ہونے والی ہلاکتوں اور انسانی حسائب کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے دوسرے ممالک میں احتجاج کے لیے محض ایک کامیاب سیاسی مثال کے طور پر پیش کرنا مناسب نہیں۔ مضمون میں زور دیا گیا ہے کہ بھارت کے نوجوانوں کو اپنے ملک کے آئینی اور جمہوری روایات کو سمجھتے ہوئے سیاسی تبدیلی کے لیے پرامن اور قانونی راستے اختیار کرنے چاہئیں۔

پاکستان میں میڈیا پر نئی پابندیاں

دہشت گرد حملوں اور ناخوشگوار واقعات کی آزادانہ کوریج روکنے کا حکم

اسلام آباد، 17 اکتوبر۔ ایم این این۔ پاکستان میں آزادیٔ صحافت پر مزید پابندیاں عائد کرتے ہوئے ٹیلی ویژن چینلز کو دہشت گرد حملوں، دھماکوں، فائرنگ اور دیگر ناخوشگوار واقعات کی براہ راست نشریات سے روک دیا گیا ہے۔ صحافتی حقوق کی تنظیموں نے اس فیصلے پر شدید تشویش ظاہر کرتے ہوئے اسے آزادانہ صحافت اور عوام کے حق معلومات کے لیے خطرہ قرار دیا ہے۔ پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا) نے 13 اکتوبر کو جاری کردہ حکم نامے میں تمام سیٹلائٹ ٹی وی چینلز کو ہدایت دی ہے کہ وہ ایسے واقعات کی براہ راست کوریج نشریات اور دوبارہ نشریات سے گریز کریں۔ چینلز کو صرف وہی معلومات نشر کرنے کی اجازت ہوگی جن کی متعلقہ سرکاری محکمے یا قانون نافذ کرنے والے ادارے تصدیق کریں گے۔ حکم نامے میں خبردار کیا گیا ہے کہ خلاف ورزی کرنے والے ٹی وی چینلز کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ تشریحاتی اداروں کو پروگراموں میں تاخیر کا نظام استعمال کرنے اور آزاد اور ارتی بورڈ قائم کرنے کی بھی ہدایت دی گئی ہے۔ یہ احکامات فروری 2023 میں جاری کردہ پابندیوں کا تسلسل ہیں۔ صحافتی آزادی کے لیے کام کرنے والی بین الاقوامی تنظیموں نے کہا ہے کہ اس طرح کی وسیع پابندیاں صحافیوں کو اہم واقعات کی آزادانہ رپورٹنگ سے روک سکتی ہیں اور معلومات کی فراہمی کو سرکاری اداروں کے کنٹرول میں دے سکتی ہیں۔ تنظیم کے نمائندے ولی اللہ رحمانی کے مطابق صحافیوں کو صرف تحلیلی اور سکیورٹی اداروں کی منظور شدہ معلومات تک محدود کرنا دراصل سرکاری سنسر شپ کا نظام قائم کرنے کا خطرہ پیدا کرتا ہے۔ انہوں نے پاکستانی حکام سے مطالبہ کیا کہ وہ یہ پابندیاں واپس لیں اور صحافتی اداروں کو قانونی کارروائی کے خوف کے بغیر ذمہ دارانہ رپورٹنگ کرنے دیں۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب پاکستان میں سیاسی اور سکیورٹی صورتحال کشیدہ ہے اور خیبر پختونخوا میں دہشت گردی اور گورنر راج کے نفاذ کے بعد انتہائی مظاہروں اور گرفتاریوں کی اطلاعات سامنے آ رہی ہیں۔ اس سے قبل اگست میں پاکستانی حکومت نے غیر ملکی صحافیوں اور بین الاقوامی میڈیا کے لیے کام کرنے والے مقامی نمائندوں پر بھی کئی شرائط عائد کی تھیں، جن کے تحت اسلام آباد، لاہور اور کراچی سے باہر رپورٹنگ کے لیے حکومتی اجازت نامہ حاصل کرنا ضروری قرار دیا گیا تھا۔ صحافتی تنظیموں کے مطابق پاکستان میں میڈیا پر بڑھتا ہوا سرکاری دباؤ آزاد اور غیر جانبدار رپورٹنگ کو متاثر کر رہا ہے۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ دہشت گردی اور امن

خلیج میں شدید کشیدگی کا اندیشہ

امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی ایک بار پھر خطرناک موڑ پر پہنچ گئی ہے۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ تہران نومبر کے وسطی انتخابات سے پہلے حالات کو گرم کر سکتا ہے، جبکہ امریکی فوج نے خلیج عمان میں ایک تجارتی جہاز پر براہِ راست حملہ کر کے اس کشیدگی کو عملی شکل دے دی ہے۔ یہ واقعات صرف دو ملکوں کے درمیان نہیں، بلکہ عالمی توانائی کے نظام، علاقائی استحکام اور بین الاقوامی معیشت کے لئے سنگین اشارے ہیں۔

ٹرمپ نے کل ٹیکسی کی ایک ریلی میں کہا کہ ایران فی الحال قدرے خاموش نظر آ رہا ہے، مگر انتخابات سے پہلے کوئی ''اضافی قدم'' اٹھا سکتا ہے تاکہ امریکی ووٹرز پر اثر ڈالا جا سکے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ امریکہ چاہے تو صورتحال کو بہت جلد ختم کر سکتا ہے۔ حالانکہ اب تک انہوں نے ایران کے ساتھ نرمی برتی ہے۔ اسی کے ساتھ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ وسطی انتخابات سے پہلے ایران پر فوجی حملہ نہیں کیا جائے گا کیونکہ تہران کے ساتھ مثبت بات چیت جاری ہے۔ ظاہر ہے، یہ بیان دُہری تصویر پیش کرتا ہے۔ ایک طرف دھمکی ہے، دوسری طرف انتخابی حساب کتاب۔ ٹرمپ واضح طور پر یہ پیغام دے رہے ہیں کہ فوجی کارروائی کا فیصلہ سیاسی کیلنڈر سے مشروط ہے۔

اسی تناظر میں خلیج عمان میں پیش آنے والا واقعہ زیادہ اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ امریکی سینٹرل کمانڈ کے مطابق پاناما کے پرچم والا تجارتی جہاز ''ایم وی اوشن مولیکا'' ایرانی بندرگاہ سے نکل کر امریکی ناکہ بندی توڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ متعدد انتباہات کے باوجود جہاز نے آگے بڑھنا جاری رکھا، جس پر امریکی لڑاکا طیارے نے اس کے پچھلے حصے پر درست حملہ کیا اور اس کی آگے بڑھنے کی صلاحیت ختم کر دی۔ امریکہ کا دعویٰ ہے کہ جولائی سے ایرانی بندرگاہوں سے آنے جانے والے جہازوں کی ناکہ بندی دوبارہ شروع کی گئی ہے اور اس دوران کئی جہازوں کو روکا گیا ہے۔

دوسری طرف ایران بھی آبنائے ہرمز میں اپنی کارروائیوں کا دعویٰ کر رہا ہے۔ یہ دونوں دعوے اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ سمندری راستے اب کھلی جنگ کا میدان بن چکے ہیں۔

آبنائے ہرمز دنیا کے سب سے حساس تجارتی راستوں میں سے ایک ہے۔ عالمی تیل کی کھپت کا تقریباً پانچواں حصہ اسی راستے سے گزرتا ہے۔ اگر یہاں جہاز رانی متاثر ہوتی ہے تو تیل اور گیس کی قیمتوں میں فوری اضافہ یقینی ہے۔ ماہرین پہلے سے ہی خبردار کر رہے ہیں کہ خلیج میں تناؤ بڑھنے سے بین الاقوامی منڈیوں میں بے چینی پیدا ہوگی۔ امریکی سینیٹر کرس مرفی نے بھی سوال اٹھایا ہے کہ تجارتی جہازوں پر حملوں کے لئے ٹیکس دہندگان کا پیسہ کیوں خرچ کیا جا رہا ہے۔ یہ سوال صرف امریکی گھریلو سیاست تک محدود نہیں، بلکہ عالمی برادری کے لئے بھی اہم ہے۔

اس سب کے ساتھ سعودی عرب کے کنگ خالد بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ہونے والے حملے نے خطے کی صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اس حملے میں بارہ افراد ہلاک اور تین سو سے زائد زخمی ہوئے۔ ٹرمپ نے اس واقعے کے بعد حوثی باغیوں کے خلاف ممکنہ کارروائی کا اشارہ دیا ہے۔ یہ سلسلہ مغربی ایشیا میں متعدد محاذوں کو ایک دوسرے سے جوڑ رہا ہے اور کسی بھی غلط حساب کا نتیجہ بڑے پیمانے پر تصادم کی صورت میں نکل سکتا ہے۔

موجودہ صورتحال میں دو چیزیں واضح ہیں۔ پہلی یہ کہ امریکہ اور ایران دونوں اپنی طاقت کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور کوئی بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں دکھائی دے رہا ہے۔ دوسری یہ کہ دونوں فریق اب بھی بات چیت کا دروازہ مکمل طور پر بند نہیں کر رہے، کیونکہ ٹرمپ نے خود مثبت مذاکرات کا ذکر کیا ہے۔ تاہم، سمندری ناکہ بندی، جہازوں پر حملے اور انتخابی دباؤ کے درمیان یہ بات چیت کتنی مستحکم رہے گی، یہ ابھی واضح نہیں ہے۔

عالمی برادری کو اس بڑھتے ہوئے تناؤ پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔ تیل کی قیمتوں میں اضافہ صرف خلیج کے ممالک کو نہیں، بلکہ ایشیا، یورپ اور افریقہ کی معیشتوں کو بھی متاثر کرے گا۔ پاکستان سمیت تیل درآمد کرنے والے ممالک کے لئے یہ صورتحال خاص طور پر تشویشناک ہے۔ اس مرحلے پر ضرورت اس بات کی ہے کہ سفارتی راستوں کو مضبوط کیا جائے اور کسی بھی فوجی غلطی سے گریز کیا جائے۔ ورنہ خلیج فارس کی یہ آگ صرف علاقائی نہیں رہے گی، بلکہ عالمی معیشت اور سلامتی کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔

****

اپوزیشن سے ایک کڑوا سوال: نعرے کب تک؟ اب آگے کیا؟

ڈاکٹر اسد اللہ خان

لوری کا ایک ہی کام ہے: مٹانا۔ اور ملک کی سب سے پرانی حزبِ اختلاف آج یہی کام کر رہی ہے۔ سوشل میڈیا پر گردش کرتی ویڈیو میں کانگریس کی خواتین رہنما، پرینکا گاندھی سمیت، دائرے میں بیٹھی وہ گیت گا رہی ہیں جو گا کر وجے جیتا پارٹی کے نوجوانوں نے مشہور کیا تھا۔ وہی دھن، بچے کو بھلانے کا وہی اشارہ، یہاں تک کہ "بال ترجیدر" سے بہت کر چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر آ گیا۔ مظفر شاہ کی مکمل سنگیت کا تھا، مگر موقع ماتم کا تھا، اور ضرورت للکار کی۔ سوال سیدھا ہے، اور اسے سیدھے لفظوں میں پوچھا جانا چاہیے: جس جماعت کا فرض قوم کو جگانا تھا، وہ لوری کیوں گا رہی ہے؟ جس کے ہاتھ میں قلم ہونا چاہیے تھا، اس کے ہاتھ میں تالی کیوں ہے؟ اور جس سے تختہ مانگا جا رہا ہے، وہ گیت کیوں سنا رہی ہے؟ جنتر منتر پر یہی گیت جب نوجوان لڑکیوں کی زبان پر چڑھا تو اس میں آگ تھی۔ وہ ان کی آواز تھی جن کے پاس نہ ایوان ہے، نہ دفتر، نہ تعلیم، نہ خزانہ؛ صرف ایک زخم ہے اور اسے دکھانے کی جرأت۔ تقریری گیت ایک سو برس سے پرانی جماعت کے ڈرائنگ روم تک پہنچ تو آگ، راکھ ہو گئی۔ کیوں؟ اس لیے کہ آگ اُدھار نہیں لی جا سکتی۔ نعرہ مانگا جا سکتا ہے، دھن چرائی جا سکتی ہے، مگر وہ درد جس سے نعرہ پیدا ہوتا ہے، کسی کی جھولی سے اٹھا کر اپنے سینے میں نہیں رکھا جا سکتا۔ نوجوان سڑک پر اس لیے ہیں کہ ان کے لیے ہر دروازہ بند ہے۔ مگر کانگریس کے لیے کون سا دروازہ بند ہے؟ پارٹی ایوان اس کی ہے، ریاستی حکومتیں اس کی ہیں، دانش وروں کی فوج اس کی ہے، بیانیوں کا انتظامی تجربہ اس کا ہے۔ جس کے پاس اتنی کنجیاں ہوں، وہ اگر دوسروں کی طرح صرف دستک دیتا رہے تو یہ بے بسی نہیں، کاہلی ہے۔ سارا زور ایک مطالبے پر ہے: چیف الیکشن کمشنر استعفیٰ دیں۔ ٹھیک ہے۔ مان لیجیے کل صبح استعفیٰ آ جاتا ہے۔ پھر کیا؟ حکومت دوبارہ شرمندہ ہوگی، تیسرے دن اسی طریقے سے ایک نیا کمشنر بٹھا دیا جائے گا۔ اور دنیا چہرہ بھی اسی موڑ سے نکلے گا جس سے پرانا لگتا تھا۔ زہریلے کنویں سے ایک ڈول پانی نکال کر پھینک دینے کو صفائی نہیں کہتے۔ یہ صفائی کا تماشا ہے۔ اصل بیماری قرنطینہ، طریقۂ کار ہے، اور یہ بیماری کوئی راز نہیں۔ ۲۰۲۳ء میں سپریم کورٹ نے کہا تھا کہ جب تک پارلیمان قانون نہ بنائے، الیکشن کمشنروں کا انتخاب وزیرِ اعظم، قائدِ حزبِ اختلاف اور چیف جسٹس کی کمیٹی کرے؛ اسی برس کے قانون نے چیف جسٹس کو ہٹا کر وزیرِ اعظم کے ہاتھ میں تقرری کا ایک ہی کام ہے: مٹانا۔ اور ملک کی سب سے پرانی حزبِ اختلاف آج یہی کام کر رہی ہے۔ سوشل میڈیا پر گردش کرتی ویڈیو میں کانگریس کی خواتین رہنما، پرینکا گاندھی سمیت، دائرے میں بیٹھی وہ گیت گا رہی ہیں جو گا کر وجے جیتا پارٹی کے نوجوانوں نے مشہور کیا تھا۔ وہی دھن، بچے کو بھلانے کا وہی اشارہ، یہاں تک کہ "بال ترجیدر" سے بہت کر چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر آ گیا۔ مظفر شاہ کی مکمل سنگیت کا تھا، مگر موقع ماتم کا تھا، اور ضرورت للکار کی۔ سوال سیدھا ہے، اور اسے سیدھے لفظوں میں پوچھا جانا چاہیے: جس جماعت کا فرض قوم کو جگانا تھا، وہ لوری کیوں گا رہی

سری چرنی اور دیپتی شرما کا آئی سی سی ٹی 20 رینکنگ میں غلبہ برقرار





دبئی، 20 اکتوبر (یو این آئی)۔ ہندوستانی ایکن گیند باز سری چرنی اور دیپتی شرما نے انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کی خواتین ٹی ٹی 20 آئی رینکنگ میں اپنا تسلط برقرار رکھا ہے۔ زمبابوے کے خلاف اوم پیرز میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی تیز گیند باز دیپتی شرما اور کراتی گوڑ نے گیند بازی میں اپنی درجہ بندی میں بہتری لائی ہے۔ بھارت نے ابتدائی دو میچ جیتنے کے بعد تین میچوں کی سیریز میں 2-0 سے ناقابل شکست برتری حاصل کر لی ہے۔ رائے پور میں کھیلے گئے پہلے دو میچوں میں ہندوستانی کھلاڑیوں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ تیز گیند باز دیپتی شرما دونوں میچوں میں مجموعی طور پر تین وکٹوں کے ساتھ مشترکہ طور پر سب سے زیادہ وکٹیں لینے والی کھلاڑی بن گئیں۔ اس سے انہیں درجہ بندی میں فائدہ ہوا اور وہ 26 درجے چھلانگ لگا کر 45 ویں نمبر پر پہنچ گئیں۔ کراتی گوڑ بھی نو درجے ترقی کر کے 43 ویں مقام پر پہنچ گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی سری چرنی اور دیپتی شرما نے زمبابوے کے خلاف پانچویں نمبر پر برقرار رہتے ہوئے اپنی برتری برقرار رکھی ہے۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے درمیان ٹرائی کنٹری سیریز کے پہلے میچ کے بعد اس کی 20 گیند باز کی رینکنگ میں تبدیلی آئی۔ آسٹریلیا کی ایشلے گارڈنر ایک مقام کی ترقی کے ساتھ آٹھویں نمبر پر پہنچ گئی ہیں۔ نیوزی لینڈ کی میڈی گرین اور ہیلی جینسن نے بھی اپنی 20 ویں اور بیتھ 13 درجے چھلانگ لگا کر 34 ویں اور بیتھ 13 درجے چھلانگ لگا کر 48 ویں نمبر پر پہنچ گئیں۔ تاہم گجرپ کا رآسٹریلوی بلے باز جیتھ سوتی دنیا کی نمبر ایک ٹی 20 آئی بلے باز بنی ہوئی ہیں۔ آسٹریلوی کھلاڑیوں کو بھی ون ڈے رینکنگ میں برتری حاصل ہے۔ بنگلہ دیش کے خلاف ون ڈے سیریز کے اختتام کے بعد آسٹریلوی کھلاڑیوں نے بھی اپنی ون ڈے رینکنگ میں بہتری لائی ہے۔ تیز گیند باز میگن شٹ گیند بازی کی فہرست میں ایک مقام ترقی کر کے چوتھے نمبر پر آ گئی ہیں۔ اشلے گارڈنر بلے بازوں کی درجہ بندی میں ایک مقام کی ترقی کے ساتھ نویں اور آل راؤنڈرز کی فہرست میں 14 مقامات کی ترقی کے ساتھ 25 ویں نمبر پر پہنچ گئی ہیں۔ اینابل سدرلینڈ نے بھی ون ڈے بلے بازوں کی درجہ بندی میں چار درجے حاصل کیے۔ سیریز کے آخری میچ میں ناقابل شکست نصف سنچری بنانے کے بعد وہ 13 ویں مقام پر پہنچ گئیں۔ بنگلہ دیش کی شرمین اختر سیتا پانچ درجے ترقی کر کے 25 ویں نمبر پر آ گئی ہیں۔

ایشیائی پیرا کھیلوں میں ایتھلیٹ پریتی پال نے 200 میٹر دوڑ میں چاندی کا تمغہ جیتا



آچی۔ناگویا، 20 اکتوبر (یو این)۔ ہندوستان کی پیرا ایتھلیٹ پریتی پال نے پانچویں ایشیائی پیرا کھیل 2026 میں خواتین کی 200 میٹر ٹی-35 دوڑ میں چاندی کا تمغہ جیت لیا۔ پریتی نے فائنل میں 53.29 سیکنڈ کا وقت نکال کر دوسری پوزیشن حاصل کی۔ چین کی ڈوشیا نے 03.28 سیکنڈ کے وقت کے ساتھ سونے کا تمغہ جیتا اور کھیلوں کا نیا ریکارڈ قائم کیا۔ عراق کی فاطمہ سوید نے 82.30 سیکنڈ میں دوڑ مکمل کر کے کانسے کا تمغہ جیتا۔ اتر پردیش کے مظفر نگر کی رہنے والی پریتی پال ہم آہنگی سے متعلق معذوری کے باعث ٹی-35 زمرے میں مقابلہ کرتی ہیں۔ پیدائش کے وقت ان کے جسم کے نچلے حصے پر فالج کا اثر تھا۔ بچپن میں کمزوری اور غیر معمولی ساخت کی وجہ سے انہیں بچپن میں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے آٹھ سال تک کیلپر (لاٹھی) استعمال کیا، لیکن مشکلات کے باوجود کھیلوں میں آگے بڑھنے کا عزم برقرار رکھا۔ 17 سال کی عمر میں ایتھلیٹکس کا آغاز کرنے کے بعد پریتی کو ٹرائی سائیکل دی گئی، جس کی مدد سے انہوں نے اپنی تربیت جاری رکھی۔ ترتیب کے سال 2018 میں ریاستی سطح کی پیرا ایتھلیٹکس چیمپئن شپ میں حصہ لینے کے بعد انہوں نے کئی قومی مقابلوں میں شرکت کی۔ سال 2022 کے ایشیائی پیرا کھیلوں میں وہ 100 اور 200 میٹر دوڑ میں چوتھے مقام پر رہی تھیں۔ پریتی نے پیرس پیرالمپک 2024 میں خواتین کی 100 اور 200 میٹر دوڑ میں کانسے کے تمغے جیتے تھے۔ اس کے علاوہ سال 2025 کی عالمی پیرا ایتھلیٹکس چیمپئن شپ میں انہوں نے ایک چاندی اور ایک کانسے کا تمغہ حاصل کیا۔ سال 2026 میں بھی دبلی گراں پری اور ہندوستانی اوپن مقابلوں میں بھی انہوں نے سونے کے تمغے جیتے ہیں۔

ایشیائی پیرا کھیل: جیہان مدن نے ٹیبل ٹینس کے مردوں کے سنگلز کلاس-1 میں جیتا کانسے کا تمغہ



آچی۔ناگویا، 20 اکتوبر (یو این)۔ ہندوستان کے جیہان مدن نے ایشیائی پیرا کھیل 2026 میں ٹیبل ٹینس کے مردوں کے سنگلز کلاس-1 مقابلے میں کانسے کا تمغہ جیت لیا۔ اس مقابلے میں ہندوستان کا یہ پہلا اور واحد تمغہ ہے۔ جیہان نے راؤنڈ رابن مرحلے میں ایک مقابلہ جیتا، جبکہ تین مقابلوں میں انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے اپنے سفر کا آغاز ہانگ کانگ کے چاؤ ٹسز ہے کے خلاف 3-1 سے فتح سے کیا۔ تاہم، اس کے بعد انہیں سعودی عرب کے راکان الصغیر، قزاقستان کے ارسلان تورسیموف اور جنوبی کوریا کے یونگ کم سے کے خلاف شکست ہوئی۔ پول میں چوتھے مقام پر رہنے کے باوجود جیہان مقابلے میں دیے جانے والے دو کانسے کے تمغوں میں سے ایک حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ چینی کے رہنے والے جیہان سابق ریسنگ ڈرائیور ہیں۔ 2007 میں ٹینس کے ایک کار حادثے کے بعد سے وہ پیراسٹرجر حاصل کرنے والے ہندوستان کے پہلے کھلاڑی بن گئے۔ 2021 میں ٹوکیو پیرالمپکس میں انہوں نے ٹیبل ٹینس کھیلنا شروع کیا۔ کھیل میں قدم رکھنے کے چند ماہ کے اندر ہی انہوں نے ٹوکیو پیرالمپکس میں حصہ لیا۔ ٹوکیو کے بعد جیہان